لو ہو گرے واں مینہ جس جا پہ تیند اگر دے پسینا
سو تیندی بین کول کروں گی پچھ اشہر مدینا

گرتے دی آکے نہیں ان گلاں دی تاب
سن ہوندا سن کن اے اہل حرم دا آب

گلاں نے زینب دے سودا جین دلاند کھویا
ماہجی توں اعمال دی اپنی مل ان نے دھویا
جن نے سنا یہ حال اس جگ مین ...
امر نبی دا تخم یہ تو نے خاطر رب دے بویا

رہیو تو نت دین وچ احمد و البتول
دنیا بین سایہ تلے انکے پھل اور پھول

مرثیہ مسدس دوہرہ بند

جاو بھرے اے بچے قاسم تیری ...
نول بیاہی تجھ بن دیکھے نول بیاہی جیکو کھووے
سیس پکڑ کر لاوے ... تو بن ...
جو تو صورت آن دکھاوے تو اب ...

لوگ کہیں گے سب بچیوں سے کہتے ہین بات
چل بنرے مل بنری سے آج تخت کی رات

تو ہو بین رنگ کر بیاہ کے تیری زینب نوسا کھایا
مان تیری سر تک کے ہی ایسا جیورا مفت گنوایا
کس ساعت بین باندھا سہرا جن نے ...
جو مر کر تو مجکو مرتا کیوں یہ تیر ... بن ...

مجھسا بیٹا بیاہ کے دن سر کو جب گنوائے
مجھسی دکھیا مان تیری کیوں نہ پہاڑ ن کھائے

تیری لگن کو دن اے بنرے موت مشاطہ ہو کر آئی
کنوانی تین باندھ کے کنگنا ہاتھ کی انگ آج کلائی
جن نے کر بیوہ بنری کو ماتم بین تیری جلائی
کیونکر منہ اب اسکو دکھاؤں تیری بنری کی جائی

آرسی مصحف دیکھ کر ٹوٹی اس کی آس
روے گی جب تک ہے سانس کے پاس

کون ہوا ایسا جو کوئی اب تن سے تیر اسیں لگاوے
ڈالکے نیر اجی تن مین ہیلوائے مجکو بٹھاوے
ورس تیرا تیری ہی گور ن سے لیجا کر ...
کبتک دیکھوں ہوگا یہ دکھ کاش ... مجھ بھی موت آوے

بیٹا تجھ یہ سنگار سب ہل بین دیو گنوائے
چادر اوڑھے ملگجی بیٹھی سیس نوائے

www.emarsiya.com

موت کی نیند آئی ہے تجکو پیو مگر تو اب آنکھیں کھولے
چپکے ہو جانے سے تیرے ہیں مجھ دل میں لاکھ ہولے
بیٹھے ہو کب نہری کی اپنی رین جانیں کسطرح ہی تو بولے
بھائی ہیں اس شوخ کے باعث غم کی آگ میں ڈپکے پھپھولے

قاسم کس سے روس کر رہا ہے بن میں سو
گھونگھٹ میں نہری تیری جی دیوے رو رو

روتے روتے یاد میں تیری اٹک گیا ہے نہر کا دم
انکی صورت دیکھ لگی ہے میرے دلبر پر بھی بہیم
کڑے جگر کے کو دی ہیں اب وائے انکی چشم پر نم
جی میرا ابھی تن سے میرے کاٹ کے لیجاوے اب غم

بیٹا تو بے جان ہے یہ بہو کا حال
کیا اب جی کر میں کروں ہے زیست وبال

تیری بہن جو بچی ہے اس کو اب تھی جی پر گمان ہے
دم مارے چپ ہے ایسی منھ میں نہیں گویا کہ زبان ہے
بتلاوے تو اسکو تجھے بھی معلوم اسکا اگر نشان ہے
بہت جو پوچھو تو گھبرا کر جز اسدم فریاد و فغان ہے

دل میں اپنے وہ غریب کر بیٹھی یہ غور
جس جا سے آنا نہ ہو گیا ہے وہ اس ٹھور

کیسی کری وہ نول بیاہی دکھ سہتی ہے ہے ہے ہے
بیٹھی ہے سر اپنا ہر دم وہ رکھتی ہے ہے ہے ہے
لوہو کی ندی انکھین سے اب بہتی ہے ہے ہے ہے
بیوہ ہو کر یاد میں تیری یوں کہتی ہے ہے ہے ہے

جو میں ایسا جانتی چھوڑ جاوے گا موہ
تو نہرے میں بیاہ کر لی چھوڑتی تو وہ

نہری چینکیوں کو بھی سنکر غم ہے بھولا چکنا جو گا
قسمت میں تھا اس نہری کی ایسا نہ امر جو گا
ظلم ایسا جو گذرا نہر دنیا میں نہ ہوا نہ ہو گا
جو سنتا ہوگا رو رو یہی سخن وہ کہتا ہو گا

جس نہری کا بیاہ ہو یہ نہ ہر اوں مر جاوے
کیا گذرا اب ہوئیگا اسکے دلمیں ہائے

غم کی شدت سے وہ پیٹے سر اپنے کو نوچے ہے مو
دسترس نہیں ہے کوئی اسکا دیکھتی ہے دشمن میں ہر سو
اور پچھاڑیں کھا کر دکھیا زخمی کر کے ہے ناخن کر رو
کون ہے اب جو راہ بتاوے تیرے غم کرنے کی اسکو

رونق بے نہری تری لے تیرا داؤن
کہتی ہے تجکو نے چھوڑ کدھر کو جاؤن

نہری نہ جانے کس ساعت میں پڑھی ڈالی کنگنا کی
باندن سے رکھتے اسیر تری اب جو قضا نے گردن کاٹی

www.emarsiya.com

کیا کہیے جو بیان کرے ہے منت وہ ملکر مانی — سن سنکے یہ باتیں اسکی چھاتی میری پھاٹی

کیوں نہ ملوں میں رانڈ ہو ملکے آج بھبھوت
جسکی بیاہی سانس جی موا تمہارا پوت

منت نہیں ہے مجھے ہرگز یوں کہ میں بہت منایا — بیٹا ہو تجھ چچا کا تیرے پوت لپٹ کے بیاہ رچایا
کیا جانے کیوں اسکا قضا نے سہرا دن میں کٹایا — اپنی جو قسمت میں لکھا تھا اس شادی میں سو میں پایا

باندھا کنگن تیرے سکھ کرنے کو ہاتھ
کیا میں جانے تھی ہو یوں چھٹیگا ساتھ

دشمن سی نہ بدی وہ کی میں چرخ ذکی جو مجھ سے کوئی — دولہا کی ماں بیاہ میں خوش ہو ہو کے لگی جو ہوئی
چاؤ میں شادی کی میں تیری راتوں کو بھر نیند نہ سوئی — قسمت کا جو لکھا ہو پائے بیٹھ کے سب کوئی

بیاہ کی شب سارا اکٹھ سر پر ڈالے دھول
دولہا کی چوتھی کے دن سنجھے کے جوں پھول

ایسی کسو نے بھی دیکھی ہے کہنے کی نوشہ کی حالت — نام ترے میں گرد براتی لوہو میں اپنا جاوے ڈوب
آرسی مصحف بھی اک دیکھیں دی نہ فلک ذاتی مہلت — دیکھی نہ تھیں یہ دولہا دولہن وصل ہو روز قیامت

دولہا کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز
جیوے دولہن جب تلک دولہا کا ہو سوز

کوئی بھی ماں نہ دیکھی ہے ایسی بیٹے کو جو بیاہ نہ جانے — بدلا ہو کر گھر میں اپنے بیٹے کے تابوت کو لاوے
کھانا جو اس بیاہ میں چاہے خون جگر وہ اپنا کھائے — پانی اتنا ہو نہ میسر حلق میں جو مرتے کے چوا دے

یہ شادی دیکھی نہیں سنتے ہوں گے لوگ
جس شادی کی رسم میں لوہو رس ہو بھوگ

ہو جو اسی دولہا نے سہرا کون جھایا سہتا ہو گا — کس نوشہ کے آٹھ پہر یوں تن سے لوہو بہتا ہو گا
آتش غم سے شادی میں اسکی دل عالم کا دہتا ہو گا — پوچھتا ہو گا جو نام اسکا سننے والا کہتا ہو گا

بیٹا تھا یہ حسن کا قاسم اس کا ناؤں ہو
بن میں جو بے سر پڑا ہے چھوڑ مدینہ گاؤں

دولہن تیری کتنی ہے یہ تجکو دولہا ہے یہ میرا کیسا — دولہا اور دولہن کا جگ میں دیکھا کسو نے جوگ ایسا
یاور تجکو نہیں وہ آتا حال اسکا سنتے ہیں جیسا — میری طرف اٹھ دیکھے یہ کون ہے میری پاس ایسا

www.emarsiya.com

قاسم کس کے لئے آج رہا ہے روٹھ
سب کہتے ہیں مر گیا میں جانوں ہوں جھوٹھ

کتی ہوں کتی ہیں اُس کی تو تھا جو وان جانیوالا
تیرے ماتی اسکو ہوا ہو جیتا ہو تو اسکو منالا
غم کر دیا ہے عجب طرح سے اس دکھیا کی دلکو پالا
بیٹھ کے جس جاگہ روتی ہے دولہو کا اُبھا ہے دیتی تھا

کرتی ہے غم میں تیرے روز و صبح و شام
پیٹے ہے یہ دم بدم لے لے تیرا نام

رو رو کر سر پیٹے ہے گاہ کہے ہے یوں گھبرا کر
تم میں سے جو کوئی اسکی خبر نہیں دیتا ہے لا کر
چھوڑ دو مجکو واسطے رب کے ڈھونڈوں اسکو میں جا کر
مجھے دلیں بیاہیں اُنکی بر بھی تسلی ہوں میں آ کر

کرتی ہے اسطرح سے رو رو کر یہ بین
خلقت میں سے جو کوئی رہتا ہے نہ چین

جو کوئی اس دکھیا کی شادی کا قصہ یہ سنے گا
غم کی آگ سے جی جیتے تک نکل اسکا جوں مرغ
دم کی کئی مجھ خوشی رو رو کر بھر عمر چنے گا
اس دم کو پڑھ پڑھ کر کہ یہ سب اپنا ہر آن دست

یہی دعا یا رب مری مستجاب اب ہوئے
جبتک جیوے سانیاں تب تک جیوے جوئے

سودا آل نبی نے تب اُٹھ دیکھا جور فلک سے
کب نظر آیا ظلم و ستم ان لیکوں کو کچھ دن فلک
بھی بدی ہے مطلب انھوں کے ساتھ ہی طرز فلک کے
شادی میں بھی غم کی صورت انگیندی فی الفور فلک

شادی کا جن کے سنا تم نے یہ کچھ حال
غم کا انکے کیا کہوں پوچھو مت احوال

مرثیہ مسدس

خامہ ام حرفے حکایت می کند
عنسم بدلہا کار آفت می کند
عالمے را ابر غارت می کند
گریہ بے حد و نہایت می کند

برق چشمک زن اشارت می کند
بشنو از نے چوں حکایت می کند

شاہ دیں نے جب مدینہ چھوڑ کر
کربلا کے عزم پر باندھی کمر